چند اردو قرآنی لغات - ایک جائزہ
(بیسویں صدی کے حوالہ سے)

جمشید احمد ندوی

قرآن مجید کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ پچھلے چودہ سو سال سے اس کے متعدد پہلوؤں پر مختلف زبانوں میں مسلسل تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری وساری ہے لیکن قرآن کا چشمۂ علوم ہے کہ ابلتا ہی جارہا ہے اور اس کے نت نئے پہلو سامنے آرہے ہیں۔

اردو زبان کا دامن بھی قرآنیات کے مختلف موضوعات پر لکھی جانے والی کتب سے بھرا ہوا ہے بلکہ ایک اندازہ کے مطابق عربی زبان کے بعد قرآنیات پر سب سے زیادہ کام اسی زبان میں ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ اس اندازہ میں کسی قدر مبالغہ شامل ہو لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآنیات کے حوالے سے اردو زبان کو چند ترقی یافتہ زبانوں کے پہلو بہ پہلو ضرور رکھا جاسکتا ہے جن میں اس موضوع پر وسیع لٹریچر وجود میں آیا ہے۔

قرآن مجید کتاب رشد وہدایت ہے لہٰذا اسے سمجھ کر پڑھنے کی بڑی اہمیت ہے تا کہ اس کے موضوعات سے واقف ہو کر دین ودنیا کو سنوارا جاسکے۔ یہی وہ خیال وفکر تھا جس نے شاہ ولی اللہ دہلویؒ کو فارسی میں اور ان کے صاحب زادوں کو اردو میں ترجمۂ قرآن پر ابھارا تھا۔ یہ خیال وفکر بیسویں صدی میں بہت زیادہ ابھر کر سامنے آیا لہٰذا قرآن فہمی کی راہ ہموار کرنے کے لیے گوناگوں کوششوں کا آغاز ہوا جن میں ایک کوشش یہ بھی تھی کہ قرآنی لغات پر مشتمل کتب تیار کی جائیں تا کہ قرآن کے معانی ومفاہیم کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن فہمی کے لیے جب متعدد تراجم اردو زبان

میں کیے جا چکے تھے جس سے بڑی حد تک یہ مقصد حاصل بھی ہو جاتا ہے تو ان تراجم کی موجودگی میں قرآنی لغات پر مشتمل مستقل کتب کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہوسکتا ہے کہ یہ صرف مسلمانوں کی قرآن سے دلچسپی کا نتیجہ ہے کہ وہ اس کے ہر پہلو کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں ورنہ قرآنی تراجم کی موجودگی میں قرآنی لغات پر مشتمل کتب کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ قرآنی تراجم سے آیت کے معانی ومفاہیم تو سمجھ میں آجاتے ہیں لیکن کسی مفرد/مرکب لفظ کے معنی ومفہوم کو پوری طرح سمجھنے میں پھر بھی دشواری محسوس ہوتی ہے۔ غالباً اسی دشواری کے پیش نظر لغات پر قلم اٹھانے والوں نے اس ضرورت کی تکمیل کی طرف توجہ دی۔

اردو زبان میں قرآنی لغات مرتب کرنے کا سہرہ بھی شاہ عبدالقادر دہلویؒ کے سر بندھتا ہے۔ انھوں نے ترجمہ کے وقت لغات القرآن پر ایک مختصر کتاب بھی مرتب کی تھی جس میں الفاظ کے معانی اور مختصر تشریحات درج کی گئی تھیں۔ منشی ممتاز علی میرٹھی نے ۱۲۹۸ھ میں مطبع مجتبائی، دہلی سے شائع ہونے والے ترجمہ کے حاشیہ پر یہ کتاب بھی چھاپ دی تھی!۔ یہ نسخہ ہمیں سردست دستیاب نہیں ہوسکا کہ اس کی قدروقیمت کا اندازہ کیا جاسکے اور نہ ہی ہمارے مقالہ کے دائرہ میں شامل ہے کہ یہ بیسویں صدی سے قبل کی تصنیف ہے۔

شاہ عبدالقادر دہلویؒ کے بعد جناب محمد خلیل صاحب نے ۳۱۰ صفحات پر مشتمل ''لغات القرآن'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی تھی۔ یہ کتاب بھی ہمارے موضوع کے دائرہ سے باہر ہے کہ مطبع خادم التعلیم پنجاب، لاہور سے ۱۸۹۸ء/۱۳۱۳ھ میں شائع ہوئی تھی۔ محض تسلسل زمانی کے لیے اس کتاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ادارۂ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کی وقیع لائبریری میں موجود ہے۔

عجائب البیان فی لغات القرآن، حاجی محمد بن عبداللہ، مطبع نامی لکھنؤ، ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء، صفحات ۴۰۰۔

ہمیں دستیاب ہونے والی کتب لغات قرآن میں زمانی لحاظ سے فوقیت

ابوالفضل حاجی محمد بن عبداللہ کی ''عجائب البیان فی لغات القرآن مع تفسیر المنان ونجوم الفرقان'' کو حاصل ہے۔ یہ کتاب مطبع نامی، لکھنؤ سے رمضان ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء میں پہلی بار شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کی بنیادی وجہ تالیف اردو زبان میں قرآنی لغت کا موجود نہ ہونا بتایا گیا ہے: ''قرآن مجید کی تفاسیر تو مختلف زبانوں میں بکثرت ہیں لیکن اردو زبان میں کوئی کامل وکافی لغت قرآن نہیں ہے جس کا ہر شخص محتاج ہے''۔[۲]

کتاب کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے: ''......لغات سے مراد لغت قرآن ہے اور تفسیر المنان سے مراد جو شرح وبسط سے تفسیر کی گئی ہے اور نجوم القرآن سے ہندسوں کے ذریعہ معرفت رکوع و پارہ مراد ہے''۔[۳]

مرتب نے اپنے مقدمہ میں کتاب کے نام کا آخری جزء ''نجوم القرآن'' (دو جگہ) ذکر کیا ہے۔ غالباً یہ کتابت کی غلطی ہے کہ ٹائٹل پر نجوم القرآن کے بجائے ''نجوم الفرقان'' لکھا ہوا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ سجع کے اعتبار سے بھی قرآن کا لفظ دو بار استعمال کرنا زیادہ مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔

مصادر اور طریقۂ کار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جہاں کہیں شرعی مسئلہ آیا اس کو کتب تفسیر وحدیث سے اور جہاں کہیں لغت کے متعلق پایا اس کو کتب لغت سے مثل تاج العروس ومفردات راغب اصفہانی ونہایہ ابن کثیر وغیرہ وغیرہ سے لکھا، جہاں کہیں تاریخی واقعہ آیا اس کو کتب تاریخ سے لکھا۔ بہرصورت کوئی لفظ قرآن کریم کا معنیً وتفصیلاً ایسا نہیں چھوڑا کہ آئندہ نسلوں کو طعن وتشنیع کا موقع باقی رہے''۔[۴]

مرتب نے اس کتاب میں صرف الفاظ قرآنی کے معانی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ دیگر متعلقہ امور پر بھی روشنی ڈالی ہے مثلاً اسماء حسنی، اسماء انبیاء، تحقیقات جنت و دوزخ وغیرہ کے بارے میں شرح وبسط سے لکھا ہے۔

یہ لغت مادہ کے بجائے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے اور اس میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر لفظ کے بعد یہ بتایا جائے کہ وہ کس پارہ کے کس رکوع یا کن پارہ کے کن کن رکوع میں موجود ہے۔

مرتب نے عام طور سے الفاظ کے معانی مع واحد جمع بیان کیے ہیں، کہیں کہیں کسی قدر تشریح وتوضیح بھی کی گئی ہے مثلاً فصل الالف مع الہمزۃ کے تحت ''ائت بقرآن غیر ھذا '' کے تحت لکھتے ہیں ''صیغہ امر حاضر، خطاب آنحضرت ﷺ کی طرف، بمعنی لا تو اے محمد اس کے سوا دوسرا قرآن، اصل اس کی یوں ہے جب آنحضرت ﷺ کافروں پر قرآن پڑھتے ان کو یہ ثابت ہوتا کہ یہ تو کلامِ الٰہی ہے مگر اس میں بت پرستی کی مذمت ہے اور شرک ومشرکین کی برائیاں ہیں تو حضرت (ﷺ) سے کہتے اس کو بدل دیجیے۔ آپ ﷺ فرماتے مجھ کو بدلنے یا دوسرا لانے کا حق نہیں ہے''۔۵

''ائت ''اصل میں ''فائت بھا.. الخ '' قائل اس کے حضرت ابراہیمؑ ہیں خطاب نمرود یا ضحاک کی طرف ہے، لا تو آفتاب کو مغرب سے۔۶

کتاب کے آخر میں ایک نوٹ لگا ہوا ہے جس میں لفظ ''امّی'' کے باب الالف مع المیم میں چھوٹ جانے کا ذکر کرتے ہوئے اس کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔

مکمل لغات القرآن، محمد عبد الرشید نعمانی، ندوۃ المصنفین ۱۹۴۴ء و مابعد

زمانی لحاظ سے مولانا محمد عبد الرشید نعمانی کی کتاب ''مکمل لغات القرآن'' کو دوسرا مقام حاصل ہے۔ اس کی اولین جلد غالباً ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی تھی۔

ندوۃ المصنفین، دہلی سے شائع ہونے والی چھ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب اردو زبان میں اب تک (ہماری معلومات کی حد تک) اس موضوع پر سب سے طویل کتاب ہے جسے اس کے مرتب نے اردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی پہلی کتاب قرار دیا ہے۔۷

مولانا محمد عبد الرشید نعمانی کا ارادہ اسے صرف چار جلدوں میں شائع کرنے کا تھا۸ لیکن غالباً چار جلدوں میں کام مکمل نہ ہو سکا تھا لہٰذا مولانا سید عبد الدائم جلالی نے مزید دو جلدیں لکھ کر اس کی تکمیل کی۔

کتاب کی ورق گردانی سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہوا نظر نہیں آتا ہے کہ آخری دو

جلدیں مولانا عبدالرشید نعمانی نے کیوں نہیں لکھیں، کیا اس دوران ان کا انتقال ہوگیا تھا یا انھوں نے ندوۃ المصنفین کو خیرآباد کہہ دیا تھا لہٰذا ذمہ داران ادارہ نے اس کی تکمیل جلالی صاحب سے کرائی۔ جلالی صاحب نے بھی پانچویں جلد کی ابتداء میں کوئی مقدمہ نہیں لکھا ہے جس سے یہ عقدہ حل ہوسکتا۔

مذکورہ بالا کتاب کی ہر جلد کے سنہ اشاعت و اوراق کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جلد اول: ۱۹۴۹ء بار دوم صفحات ۳۲۱۔ اس کی اولیں اشاعت کا نسخہ دستیاب نہ ہوسکا جس سے اس کا حتمی سنہ اشاعت بیان کیا جاسکتا۔ زیادہ امکان یہی ہے کہ اشاعت ۱۹۴۴ کے آس پاس ہوئی ہوگی کیوں کہ جلد دوم کے شروع میں لکھا ہے: سلسلۂ مطبوعات ۱۹۴۴ء، طباعت ۱۹۴۵، بار اول، جب کہ جلد اول کے مقدمہ کے آخر میں ۲۲ر شعبان، ۱۳۶۲ھ/ ۲۵ر اگست ۱۹۴۳ء کی تاریخ درج ہے ڈاکٹر محمد میاں صدیقی نے اس کی اولین جلد کی پہلی اشاعت ۱۹۴۳ میں بتایا ہے۔ ۹

جلد دوم: ستمبر ۱۹۴۵، صفحات ۳۲۹۔

جلد سوم: اپریل ۱۹۴۸ء، صفحات ۳۲۹۔

جلد چہارم: ستمبر ۱۹۵۳، صفحات ۳۸۲۔ ۱۰

جلد پنجم: ۱۹۵۷ء، صفحات ۴۴۹

جلد ششم: جنوری ۱۹۵۸ء، صفحات ۳۲۳

اس طرح اس کتاب کی طباعت کا وقفہ ۱۹۴۳ء تا ۱۹۵۸ء (سولہ سال) قرار پاتا ہے اور صفحات کی مجموعی تعداد ۲۱۸۴ تک پہنچ جاتی ہے۔

وجہ تالیف کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالرشید نعمانی لکھتے ہیں: ''ہماری زبان میں بھی لغاتِ قرآن پر متعدد کتابیں موجود ہیں جو عام طور سے دستیاب ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس کی تھی کہ اس موضوع پر ایک ایسی جامع مکمل اور مستند کتاب تحقیق کی روشنی میں لکھی جائے جو قرآن مجید کے معانی اور مطالب سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے۔ معلوم ہے کہ اس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اس وقت تک اردو زبان کا

دامن یکسر خالی ہے۔ پیش نظر کتاب اسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے"۔[۱۱]

مرتب نے تفصیل سے اپنے منہج وطریقہ تالیف کا ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

☆ اتمام فائدہ کے لیے لغات قرآن کے ساتھ ساتھ الفاظ قرآن کی فہرست بھی تیار کی گئی ہے لہٰذا ہر کلمہ اور ہر لفظ کو علیٰحدہ علیٰحدہ لکھا گیا ہے۔ اس فہرست میں مرکب الفاظ بھی شامل ہیں کہ اگر مشتقات و مرکبات کو سرے سے نظر انداز کر دیا جاتا تو اس سے صرف عربی جاننے والے ہی فائدہ اٹھا سکتے تھے۔

☆ حروف معجم کے اعتبار سے کتاب کو مرتب کیا گیا ہے اور ترتیب ظاہر الفاظ کی صورت ہی پر رکھی گئی ہے۔ مأخذ اشتقاق کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے کیوں کہ اس کا دریافت کرنا عوام کی دسترس سے باہر تھا۔

☆ "اول حرف باب ہے اور ثانی حرف فصل، پہلے لفظ لکھا گیا ہے پھر اس کا سلیس ترجمہ، اب اگر وہ لفظ حرف ہے تو اس کے معانی مع امثلہ بیان کیے گئے ہیں اور اگر فعل ہے تو اس کا باب اور صیغہ، پھر مزید فیہ میں تو باب ہی کو ذکر کیا گیا ہے اور مجرد میں اس کے مادہ و اشتقاق کا بھی۔ مزید فائدے کے لیے باب اور مادۂ اشتقاق کا ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب اگر ایک باب کے چند مشتقات ایک ہی فصل میں مذکور ہیں تو باب اور مادہ اشتقاق کا ترجمہ اختصار کے خیال سے نہیں دہرایا گیا ہے بلکہ پہلے ہی لفظ کے ذیل میں جو ترجمہ لکھا گیا ہے اسی کو کافی سمجھا گیا ہے اور مجرد میں باب کا تعین بھی پہلے ہی لفظ کے ساتھ کر دیا گیا ہے...... اور اگر وہ لفظ اسم ہے تو مفرد کی جمع اور جمع کا مفرد بھی بتایا گیا ہے لیکن اگر قرآن مجید میں مفرد اور جمع دونوں مذکور ہیں تو پھر ہر ایک کا ذکر اپنے اپنے موقع پر کیا گیا ہے۔ الفاظ مرکبہ میں ضمائر کا تعین کیا گیا ہے۔ ترکیب اضافی اور ترکیب توصیفی بھی بیان کی گئی ہے۔ جہاں مناسب سمجھا تعلیل صرفی کی بھی تفصیل کر دی گئی ہے"۔

☆ تمام الفاظ کی ضروری تشریح اور تفصیل کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ اگر کسی لفظ کی تشریح یا معنی میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے تو اسے بیان کر کے قول فیصل کا ذکر کیا

گیا ہے۔

☆ فہم قرآن میں سہولت کی خاطر جا بجا مناسب فوائد قلم بند کیے گئے ہیں۔

☆ لفظ کے وہی معنی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس معنی میں قرآن نے اسے استعمال کیا ہے۔

☆ اگر کوئی لفظ قرآن میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے تو وہ معانی بالتفصیل لکھے گئے ہیں اور اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ لفظ کہاں کس معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ جس لفظ کی تفسیر میں مرفوع احادیث، اقوال صحابہ وتابعین مل گئے انھیں بھی نقل کر دیا گیا ہے۔

☆ قرآن میں مذکور شخصیات کا ذکر صحیح احادیث ومستند روایات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

☆ مختصر طور پر جا بجا تحقیقی انداز میں قصص قرآنی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

☆ اماکن قرآن کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

☆ عام طور سے امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے تاہم اس کے علاوہ تفسیر، حدیث، لغت اور جغرافیہ کی اہم اور مستند کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ جو کچھ لکھا جائے پوری تحقیق سے لکھا جائے۔

☆ الفاظ قرآن کی فہرست اس اعتبار سے مرتب کی گئی ہے کہ علامت پارہ کے لیے (پ) کا نشان لکھا گیا ہے۔ (پ) کے اوپر مذکور نمبر سے پارہ نمبر کی وضاحت کی گئی ہے جب کہ (پ) کے نیچے موجود نمبر سے مراد اس پارہ کا رکوع نمبر ہے۔

اس ضمن میں مرتب نے ایک اختراع کی ہے کہ "اگر پارہ کے ختم پر رکوع بھی ختم ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ جتنی آیتیں اس کے اخیر میں مذکور ہیں ان کو ایک مستقل علیحدہ رکوع قرار دے کر اس کا نمبر شمار لکھ دیا ہے۔ مثلاً پہلے پارہ کے سولہ رکوع ہیں اور سولہویں ہی رکوع پر وہ ختم بھی ہو جاتا ہے۔ دوسرے پارہ کے بھی سولہ ہی رکوع ہیں مگر وہ سولہویں رکوع پر ختم نہیں ہوتا بلکہ چند آیات کے بعد ختم ہوتا ہے تو ہم نے ان آیتوں کو فہرست کی ترتیب

کے لیے ایک جدا رکوع قرار دیا ہے، اس لیے جو لفظ ان آیتوں میں مذکور ہوگا اس کے حوالہ کے لیے درج ہوگا ۲/۱۷ یعنی وہ دوسرے پارہ کے سترہویں رکوع میں ہے"۔[۱۲]

مصنف نے یہ طریقہ کار اگرچہ سہولت کی خاطر اختیار کیا ہے لیکن اس کی خامی یہ ہے کہ اس سے عام قاری کو پارہ کے رکوع کی تعداد میں التباس وشک پیدا ہوگا چناں چہ وہ جب قرآن پڑھے گا تو کتاب میں مذکور تعداد رکوع اور قرآن مجید میں موجود رکوع کی تعداد میں فرق پائے گا تو وہ خلجان میں مبتلا ہوگا کہ کس کو صحیح مانا جائے۔

لغات قرآنی کے سرمایہ میں یہ کتاب سب سے مفصل اور وقیع ہے۔ اس لیے مرتب کا یہ دعوی "ایک مدرس اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر قرآن مجید کا درس دے سکتا ہے۔ ایک طالب علم اس کے ذریعہ استاد کے دیے ہوئے قرآنی سبق کو اچھی طرح یاد کرسکتا ہے اور ایک عام آدمی اس کے مطالعہ سے اپنی فہم کے مطابق قرآن کو بخوبی سمجھ سکتا ہے" کچھ بیجا نہیں ہے۔[۱۳]

مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھیؒ نے اپنی کتاب کے پیش لفظ میں اس کی طوالت کو بین السطور تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت بیان کی ہے جس میں اختصار وجامعیت کے ساتھ سادہ وشیریں الفاظ میں ہر ضروری بات بیان کردی جائے۔[۱۴]

اس تنقید کے بالمقابل عزیز زبیدی نے اسے لغات قرآنی پر مشتمل سرمایہ میں سب سے اہم اور بہتر کتاب قرار دیا ہے کہ "اس میں رجال قرآن، قصص قرآن، اور فن قرآن پر بھی بتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے اور الفاظ بھی حروف تہجی کے مطابق بیان کیے گئے ہیں۔ اس طرح ہر لفظ کے اخیر میں ان مقامات کی ایک فہرست بھی دے دی ہے جہاں جہاں قرآن میں وہ لفظ مستعمل ہوا ہے"۔[۱۵]

آسان لغات القرآن، مولانا عبدالکریم پاریکھ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۱۹۹۶ء، صفحات ۲۹۲۔

جناب عبدالکریم پاریکھ صاحب کی کتاب آسان لغات القرآن کو زمانی لحاظ سے

تیسرا مقام حاصل ہے۔اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں اسے سب سے زیادہ شہرت اور قبول عام حاصل ہوا ہے۔۱۹۵۲ء میں چھپنے والی اس کتاب کا اٹھارواں ایڈیشن ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا تھا اور جدید ترین ایڈیشن ۱۹۹۷ء میں فرید بک ڈپو، دہلی نے چھاپا ہے لیکن اس پر ایڈیشن کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔اسی طرح ۱۹۹۶ میں ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی نے بھی اس کا ایڈیشن چھاپا ہے۔اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان سے بھی اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔اردو کے علاوہ یہ کتاب ہندی، انگریزی، گجراتی اور بنگالی زبان میں بھی شائع ہو چکی ہے۔سر دست ہمارے سامنے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس کا نسخہ ہے جو غالباً کتاب کے اٹھارہویں ایڈیشن کا عکس ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمہ نے اس کتاب پر مختصر سا پیش لفظ لکھا ہے جس میں کتاب کی خوبیوں کو ان الفاظ میں اجاگر کیا ہے: ''انھوں نے مستند تراجم کو سامنے رکھ کر ہر پارے کے مشکل الفاظ کا ترجمہ موقع محل کے لحاظ سے کر دیا ہے۔افعال کے سامنے ان کے حروف اصلی بھی لکھ دیے ہیں اور انگریزی داں طبقہ کی سہولت کے لیے کہیں کہیں الفاظ کے انگریزی معانی بھی دے دیے ہیں اور کتاب کے شروع میں مختصر طور پر نحوی قواعد بقدر ضرورت آ گئے ہیں۔اس طرح یہ کتاب قرآن مجید کی کلید اور ''گائیڈ بک'' بن گئی ہے۔[۱۶]

ناشر نے اسے نظریاتی کتاب کی بجائے عملی کتاب قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس کے مطالعہ کے ساتھ ہی ساتھ ترجمے والا قرآن شریف پڑھتے جایئے انشاء اللہ چند ماہ کے قلیل عرصہ میں آپ خود بخود ترجمہ کرنے لگ جائیں گے اور تو سچ یہ ہے کہ اسی وقت آپ کو اس چھوٹی سی کتاب کی اہمیت واضح ہوگی۔[۱۷]

مرتب نے اس ایڈیشن پر ''نقش اول تا ثانی'' کے عنوان سے مقدمہ لکھا ہے جس میں اس کتاب کی افادیت وضرورت کو واضح کیا ہے اور مختلف ایڈیشن میں ہونے والی تبدیلیوں کی نشاندہی کی ہے۔پہلے ایڈیشن میں معروف ومتداول الفاظ کو شامل نہیں کیا گیا تھا لیکن دوسرے ایڈیشن میں علماء کے مشورہ سے انھیں بعد میں شامل کر دیا گیا اور تیسرے ایڈیشن (۱۹۶۰ء) کی ابتداء میں ''عربی کے نوسبق'' کے عنوان سے بنیادی عربی گرامر کو

کتاب میں شامل کر دیا گیا تا کہ استفادہ زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

مرتب نے کتاب میں حسب ذیل امور کا خیال رکھا ہے:

☆ بعض الفاظ کے معانی ان کے موقع محل کے اعتبار سے لکھے گئے ہیں لہٰذا اسے ایک الفاظ کی تکرار نہ سمجھا جائے۔[۱۸]

☆ کسی لفظ کا آزاد ترجمہ نہیں لکھا گیا ہے بلکہ کسی نہ کسی عالم ربانی کے ترجمہ وتفسیر میں سادہ اور قرآن کے مزاج سے قریب، عمدہ، اچھے اور مناسب معنی کا انتخاب کیا گیا ہے بلکہ اس میں قریب قریب ہر معروف لغت کا نچوڑ سامنے رکھتے ہوئے علماء کرام کے تراجم تفاسیر اور لغات میں سے ایک سنگم یا حسین امتزاج کا اہتمام کیا گیا ہے۔[۱۹]

☆ نئے ایڈیشن میں ناظرین کی سہولت کے لیے ہر لفظ کا سلسلہ وار نمبر دیا گیا ہے۔ کسی نمبر کا لفظ بار بار آیا ہو تو اس میں دو مقصد سامنے رکھے گئے ہیں ایک تو ذو معنی ہونے پر الگ الگ لکھنا ضروری تھا۔ دوسرے بار بار کی تکرار سے یاد دہانی خوب اچھی طرح ہوگی۔[۲۰]

☆ بیسویں پارے تک ہر رکوع کے خاتمے پر 'ع' کا نشان لگا ہوا ہے۔ اس کے بعد صرف پاؤ، آدھے اور پون کے نشان لگائے گئے ہیں۔[۲۱]

☆ سورتوں کے نمبر بھی ترتیب وار دیے گئے ہیں۔[۲۲]

☆ اس کتاب کے اردو ایڈیشن میں شاہ عبد القادر دہلویؒ کی تفسیر اور شاہ رفیع الدین دہلویؒ کے لفظی ترجمہ کو اور انگریزی ایڈیشن میں پکتھال اور عبد اللہ یوسف علی کے ترجمہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔[۲۳]

مرتب نے مقدمہ میں تفصیل سے مصادر کا ذکر کیا ہے جس میں قرآن مجید کی اہم تفاسیر و تراجم اور صحاح ستہ کے علاوہ لغات کی مختلف کتب بھی شامل ہیں۔ بعد کے ایڈیشن میں (غالباً تیسرے ایڈیشن سے) قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی کی قاموس القرآن سے بھی استفادہ کرنے کی وضاحت کی گئی ہے۔[۲۴]

☆ مصادر کے ضمن میں ایک خاص بات یہ نظر آتی ہے کہ مرتب کے پیش نظر جلالین

اور انگریزی تراجم کو چھوڑ کر صرف ہندوستانی علماء کی تفاسیر و تراجم ہی رہے ہیں۔

یہ کتاب اپنے حسن ترتیب کی وجہ سے کافی مقبول ہو چکی ہے۔ اس میں کل ۶۶۷۸ الفاظ کے معانی ۲۹۲ صفحات میں نقل کیے گئے ہیں۔ دیگر کتب لغات قرآنی کے مقابلہ میں اس کتاب میں یہ جدت بھی پائی جاتی ہے کہ اسے حروف تہجی یا مادہ کے بجائے قرآنی سورتوں کی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور سورتوں میں جس ترتیب سے الفاظ آئے ہیں اسی ترتیب سے الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں تاکہ تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

قاموس القرآن، قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، یونین پریس، دہلی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء، طبع اول۔ صفحات ۷+ ۷۹۸۔

لغات قرآنی کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں اس کتاب کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ اس کتاب میں اختصار کو خاص طور سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مولانا میرٹھی کی لغات پر گرفت اور پکڑ کا یہ منھ بولتا ثبوت ہے۔ غالبًا مولانا نے اسے عبد الرشید نعمانی صاحب کی کتاب دیکھنے کے بعد مرتب کیا تھا کیوں کہ مقدمۂ کتاب میں انھوں نے وجہ تالیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''شاہ صاحب کے اس بنیادی کام پر بعض دوسرے اہل علم نے اضافے کیے اور کئی کتابیں طبع ہو کر بازار میں آئیں مگر الفاظ قرآنی کی صرفی و نحوی تشریح سے ان کا قلم آگے نہ بڑھ سکا اور اردو زبان وادب میں ہر جہتی ترقی کے باوجود خدمت قرآن کریم کے سلسلہ میں یہ خلا باقی رہا۔

سالہائے گزشتہ میں ہندوستان کے ایک علمی ادارہ نے اپنے وسیع وسائل کے مطابق ایک مکمل لغات القرآن کا کام شروع کیا مگر دس سال گزر جانے کے بعد بھی ابھی یہ کام نصف منزل کو پہنچا ہے...... اس سلسلہ میں کام کا جو نقشہ میرے صفحۂ دماغ پر ابھرا تھا وہ اس سے اپنے خدو خال میں ممتاز تھا۔ دنیوی مشاغل کی کثرت اور دین سے عام بے پروائی کے اس دور میں ایک ایسی ''لغات القرآن'' کی ضرورت محسوس کر رہا تھا جس میں مہماتِ قرآن کریم کی تشریحات، تھکا دینے والے طویل اور خشک مضامین کی صورت میں نہ ہوں

بلکہ اختصار و جامعیت کے ساتھ سادہ و شیریں زبان میں ضرورت کی ہر چیز بیان کر دی جائے۔ کام کا یہ میدان یکسر خالی تھا مگر اس میدان میں اترنے کے لیے بڑی ہمت کی ضرورت تھی......۔

آخر تامل و تفکر کے بعد یہ طے کیا کہ اپنی طرف سے کچھ نہ لکھا جائے جو کچھ لکھا جائے وہی لکھا جائے جو مستند مفسرین کرام نے لکھ دیا ہے اور کتب تفسیر و حدیث اور لغت کے گلشن صد بہار میں سے اپنے ذوق نظر و دماغ کے مطابق گلہائے رنگ کو چن کر حسن ترتیب کے دھاگہ سے ایک گلدستہ کی صورت میں باندھ دیا جائے''۔[۲۵]

ضرورت تالیف کے بعد تفصیل سے طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے:

☆ تمام الفاظ قرآنی کا استیعاب کیا گیا ہے اور انھیں اپنی اصل صورت میں لغت قرار دے کر حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

☆ قرآن میں موجود لفظ کے مرادی معنی کو سادہ و سہل الفاظ میں لکھتے ہوئے الفاظ کی صرفی و نحوی تشریح کی گئی ہے۔

☆ لفظ کے اسم ہونے کی صورت میں اس کی جمع / واحد بھی بیان کی گئی ہے۔

☆ جملہ اہم الفاظ پر سادہ و شیریں زبان میں جامع تشریحی نوٹ لکھے گئے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے۔ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مطالب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم بعض مقامات مثلاً انبیاء کرام کے بیان میں یہ نوٹ کئی صفحات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی مخصوص اصطلاحات اور دین متین کے اصول و بینات کی تشریح میں بھی مناسب حد تک تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔

بعض نوٹ شبیر احمد ازہر (رفیق دائرۃ المصنفین) نے لکھے ہیں جنھیں ''ش'' کے ذریعہ ممتاز کر دیا گیا ہے۔

ابتدائے کتاب میں یہ نوٹ مختصر مختصر سے ہیں کہ ایک زیادہ مختصر ''لغات القرآن'' کی ترتیب پیش نظر تھی۔ لیکن بعد میں ''مباحث و مطالب کے گلہائے رنگارنگ کو سمیٹنے کے لیے دامان طلب کو کسی قدر دراز کر دیا گیا'' لہٰذا بعد کے صفحات میں نظر انداز کیے

گئے مباحث یا نامکمل مباحث کو مکمل کر دیا گیا۔

☆ سلف صالحین کے مسلک کو نظر میں رکھتے ہوئے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مستند مفسرین کے افادات کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔

☆ مصادر میں اولین مقام امام راغب کی مفردات فی غریب القرآن کو حاصل ہے۔ اس کے علاوہ کشاف، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی اور اس کا حاشیہ الاکلیل، تفسیر مظہری، تفسیر رازی، تفسیر ابن قیم، شیخ اسماعیل حقی کی روح البیان، علامہ رشید رضا اور محمد عبدہ کی تفسیر المنار سے استفادہ کے ساتھ ساتھ خانوادہ ولی اللہی کی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید سلیمان ندوی اور شبیر احمد عثمانی کے افادات سے بھی کسب فیض کیا گیا ہے۔ خصوصاً موخر الذکر کی کتاب فوائد القرآن سے کافی استفادہ کیا گیا ہے۔ [۲۶]

مولانا میرٹھی کی یہ لغت اس لحاظ سے کافی اہمیت رکھتی ہے کہ متوسط ہونے کے باوجود اس میں تقریباً موضوع کے تمام مباحث سمیٹ لیے گئے ہیں۔ ترتیب میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں پائی جاتی ہے اور آسانی کے ساتھ کسی لفظ کے معنی تلاش کیے جا سکتے ہیں۔

مراۃ القرآن فی لغۃ القرآن، عبدالحیٔ کیلانی، مکتبۂ اسلامیہ، حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ، غالباً ۱۳۷۴ھ، صفحات ۴۰+۴۱۵۔

قاموس الفاظ قرآنی کے میدان میں لکھی جانے والی یہ کتاب مادہ کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ وجہ اور طریقۂ تالیف کا ذکر کرتے ہوئے مرتب نے لکھا ہے کہ "۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے کہ میرے بڑے بھائی جناب مولوی نور الٰہی صاحب مرحوم نے بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ لفظ "اُمۃ" قرآن مجید میں چار معنوں میں مستعمل ہوا ہے چناں چہ آپ نے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر ان معانی کی طرف توجہ دلائی۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن مجید کے تمام الفاظ کی یہی کیفیت ہوگی۔ یہ خیال آہستہ آہستہ میرے دماغ پر کچھ اس طرح چھایا کہ قرآن مجید کے الفاظ کا تتبع کرنا شروع کیا...... مفردات امام راغب اور فتح

الرحمٰن کا مطالعہ شروع کیا لیکن یہ دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کہ ان دونوں کتابوں کے مصنفین باوجود جلالت علمی کے قرآن مجید کے بہت سے الفاظ چھوڑ گئے ہیں۔ دل نے چاہا کہ اگر کوئی ایسی کتاب مل جائے کہ جس میں تمام آیتوں کے حوالہ جات، لغوی معانی، ابواب کے تصرفات یکجا مل جائیں تو اسی کا مطالعہ کروں لیکن افسوس میری آرزو پوری نہ ہوسکی۔ خیال آیا کہ کیوں نہ ایک ایسی کتاب خود تیار کروں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرمائے...... خود قرآن مجید سے بلا واسطہ مادوں کا استخراج کیا، بعد میں مفردات اور فتح الرحمٰن سے مقابلہ کیا تو کئی ایک الفاظ ان میں نہ تھے۔ پھر آیتوں کی جستجو ہوئی، سہولت تفہیم کے لیے ابواب کا بتلانا اور گردانوں کا جتلانا بھی ضروری تھا۔ اس کے علاوہ لغوی تشریح اور محاورات کا لانا بھی لابدی تھا۔ اس صورت میں کتاب کافی ضخیم ہوجاتی۔ مجبور ہوکر ابواب اور گردانوں کے نمبر دیے اور شروع میں ان کی فہرست دے دی"۔ ۲۷

دیباچۂ مرتب کے آخر میں ان الفاظ کی فہرست درج ہے جو مفردات القرآن اور فتح الرحمٰن از فیض اللہ میں نہیں ہیں۔

مصنف نے حسب ذیل نہج استعمال کیا ہے:

☆ لغوی تشریح میں چند اشارات دیے گئے ہیں مثلاً ج علامت جمع، جج جمع الجمع کی، فا فاعل کی، مفعہ مفعول کی اور مصہ مصدر کی علامت ہے۔ ۲۸

☆ مصادر میں شبیر احمد عثمانی کا اردو ترجمہ، تفسیر جلالین، منجد، صراح، منتہی الارب، قاموس، قصص القرآن از حفظ الرحمٰن سیوہاروی، تفسیر مولانا ابوالکلام آزاد، ارض القرآن مصنفہ علامہ شبلی ۲۹ تفسیر ابن کثیر و سیرت ابن ہشام شامل ہیں۔ ۳۰

☆ مادہ کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

☆ بسا اوقات بعض الفاظ کے اردو معانی کے ساتھ عربی معانی بھی بین قوسین نقل کیے گئے ہیں۔ ۳۱

☆ بالعموم ہر مادہ کے آخر میں اس کی مختلف مشتقات اور ان کے معانی نقل کیے گئے ہیں۔ ۳۲

☆ عام طور سے مختصر معانی بیان کیے گئے ہیں کہیں کہیں قدرے تفصیل ہے۔

☆ مفرد الفاظ کے علاوہ مرکب الفاظ/ضمائر والے الفاظ کو بھی مفرد مان کر معانی نقل کیے گئے ہیں مثلاً **سمیع الدعا** (مجیب الدعاء) سننے والا ہے دعا، **انت السمیع العلیم** سننے والا (اس میں انت کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے)، **علی سمعهم** ان کے کانوں پر۔

☆ ہر حرف کے آگے اس کا عددی مقام بھی بیان کیا گیا ہے مثلاً س (۶۰)، غ (۱۰۰۰)

☆ ہر لفظ کے شروع و آخر میں نمبرات دیے گئے ہیں جن کا مقصد میں نہیں سمجھ سکا، غالباً وہ ابواب و گردانوں کے نمبر ہوں گے۔

☆ کتاب کے شروع میں پیش لفظ کے تحت آسمانی کتابوں کے نزول کی حکمت اور تحفظ قرآن مجید کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ پیش لفظ عزیز زبیدی نے لکھا ہے۔ پیش لفظ کے آخر میں مرآۃ القرآن کی خصوصیات اور مرتب کا مختصر تعارف بھی مذکور ہے۔

پیش لفظ کے بعد ''رسل اللہ'' کے عنوان سے انبیاء کرام اور ''اقوام القرآن'' کے عنوان سے قرآن میں مذکور قوموں کے حالات باعتبار حروف تہجی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں مباحث محمد سلیمان کیلانی نے لکھے ہیں۔

ارض القرآن کے عنوان سے قرآن میں مذکور مقامات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد ''بحث حروف عاملہ'' کے عنوان سے حروف عاملہ کی بحث مذکور ہے۔ اس کے بعد ''بحث حروف مقطعات'' ہے۔ اس بحث کی ابتداء میں ۲۹ سورتوں میں مذکور حروف مقطعات کو یک حرفی تا پنج حرفی میں تقسیم کرتے ہوئے ان کی فہرست دی گئی ہے۔ پھر نفس موضوع پر بحث کی گئی۔ یہ تمام مباحث بھی محمد سلیمان کیلانی نے لکھے ہیں جیسا کہ مرتب نے اپنے پیش لفظ میں اس کی وضاحت کی ہے تاہم ان مباحث کے آخر میں کسی کا نام درج نہیں ہے۔

اصل کتاب شروع ہونے سے پہلے سورتوں کو باعتبار حروف تہجی مرتب کیا گیا ہے اور ان کے آگے ان کا سورہ نمبر بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ جب کہ کتاب کے آخر میں ان الفاظ کی فہرست ہے جو سہواً نقل ہونے سے رہ گئے تھے۔

غالباً اس کتاب کا ٹائٹل پہلے چھپ چکا تھا کہ اس پر سنہ اشاعت ۱۳۷۲ھ اور ناشر کا نام مکتبۂ اسلامیہ درج ہے جب کہ اندر سنہ اشاعت کا ذکر نہیں ہے اور ناشر کا نام مکتبۂ اسلام کشمیری بازار لاہور درج ہے۔ ظن غالب ہے کہ یہ کتاب ۱۳۷۴ھ کے اواخر یا ۱۳۷۵ھ کے اوائل میں چھپی ہوگی کیوں کہ مرتب کے پیش لفظ پر ۶/ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ کی تاریخ درج ہے۔

انوار القرآن، عبدالرحمٰن حنفی نقشبندی مجددی، ادارۂ اشاعت قرآن وحدیث، جامع مسجد کوٹ فتح دین خان قصور، لاہور، ۱۹۵۶ء۔

دو جلدوں پر مشتمل اس کے مجموعی صفحات ۵۹۹ ہیں۔ کسی وجہ سے اس کی دوسری جلد (سورہ کہف تا والناس) ۱۹۵۶ء میں پہلے چھپ گئی تھی، جب کہ پہلی جلد (سورہ فاتحہ تا بنی اسرائیل) اگست ۱۹۵۷ء میں چھپی۔

یہ کتاب مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب کی کتاب ''آسان لغات القرآن'' کے طرز پر مرتب کی گئی ہے، بس دونوں میں فرق یہ ہے کہ اولین کتاب اختصار کا نمونہ ہے تو دوسری کتاب قدرے تفصیلی ہے۔

مرتب نے اس کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اس کی خصوصی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کا جو کلمہ یا جو جملہ لفظی تشریح یا معنوی توضیح کے لیے اس میں نقل کیا گیا ہے وہ جس مقام اور جس محل پر ازل سے نصب ہو چکا ہے وہیں قائم رکھا گیا ہے۔ اپنی جعلی ترکیب کی خاطر اس کو اس کے ماقبل اور مابعد سے جدا نہیں کیا گیا۔ قرآن مجید تلاوت کرنے والا بوقت تلاوت اس کو اپنی ایک جانب رکھ لے، علی الترتیب مشکل کلمات اور مجمل جملات کی تشریح وتوضیح پیش نظر آتی جائے گی۔ یہ بات اردو تراجم یا اردو تفاسیر میں بلکہ اکثر عربی تفاسیر میں بھی نہیں ملے گی''۔[۳۳]

کتاب کے مصادر میں قاموس، مفردات راغب، صراح، المنجد، غیاث اللغات جیسی لغات اور تفاسیر میں سے روح المعانی، بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر ابن کثیر، جامع البیان، جلالین، خازن، مدارک شامل ہیں۔[۳۴]

مصنف نے اپنے مختصر سے تعارف کتاب میں اپنے طریقۂ کار کی مکمل وضاحت نہیں کی ہے۔ تاہم کتاب کی ورق گردانی سے حسب ذیل امور سامنے آتے ہیں:

☆ مصنف نے اس کتاب کو بترتیب سور مرتب کیا ہے۔

☆ الفاظ کے معانی بیان کرنے سے قبل سورہ کا نام، اس کے مکی/مدنی ہونے کی وضاحت اور رکوع و آیات کی تعداد کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆ تمام الفاظ قرآنی کے معانی نقل کرنے کے بجائے صرف انہیں الفاظ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے، جن کی ضرورت سمجھی گئی ہے، خواہ وہ لفظ مفرد ہو یا مرکب جیسے **الدین**، **الصراط**، **المستقیم** (مفرد الفاظ) اور **ایاک نعبد**، **انعمت علیھم**، **للمتقین**، **علّم آدم الاسماء** (مرکب الفاظ)۔

☆ وہ لفظ جو بار بار استعمال ہوئے ہیں انھیں موقع محل کے اعتبار سے مکرر نقل کیا گیا ہے کہ ان کے معانی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے سورہ بقرہ میں لفظ 'شھداء' اور سورہ مائدہ میں مذکور لفظ 'سوءۃ'۔

☆ ضرورت کے اعتبار سے لفظ کی تشریح و توضیح میں اختصار یا تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔

☆ افعال میں ابواب کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس کے ماضی، مضارع، امر، نہی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ مصدری معنی کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

☆ بعض مقامات پر تعلیل صرفی بھی بیان کی گئی ہے۔

لغات القرآن، غلام احمد پرویز، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، اپریل ۱۹۶۰ (باراول)

چار جلدوں پر مشتمل غلام احمد پرویز کی مذکورہ کتاب ضخامت (تقریباً ۲۰۰۰ صفحات) کے لحاظ سے دوسرا مقام رکھتی ہے۔

اس کی اولین جلد دستیاب نہ ہوسکی اس لیے اس کے طریقۂ تالیف کے متعلق مرتب کے الفاظ کو پیش نہیں کیا جاسکتا ہے تاہم دیگر جلدوں سے جو نکات ابھر کر سامنے آئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

☆ اس کتاب کو مادہ کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ مادہ کے تحت آنے والے الفاظ کے تفصیلی معانی بیان کیے گئے ہیں۔

☆ ہر لفظ کے مادہ کو نقل کرنے کے بعد فعل/مصدر/اسم کی وضاحت کرتے ہیں اور اس کے معانی مستند کتب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

☆ قرآن میں وارد ہونے والے الفاظ کے معانی موقع محل کی مناسبت سے بیان کیے گئے ہیں۔

☆ بسا اوقات لفظ کا واحد یا جمع اور مذکر یا مونث ہونا بھی بیان کرتے ہیں۔

☆ انبیاء علیہم السلام کے نام کو بطور ایک مستقل مادہ قرار دے کر ان کے حالات زندگی بیان کرتے ہیں۔

☆ لفظ کے معنی نقل کرنے کے بعد حوالہ دیتے ہیں کہ یہ معانی کہاں سے نقل کیے گئے ہیں۔

یہ لغت معانی کے اعتبار سے عمدہ قرار دی جا سکتی ہے لیکن اس سے بھرپور استفادہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عربی زبان کے قواعد سے کسی نہ کسی حد تک واقف ہوں۔

المفردات فی غریب القرآن، امام راغب اصفہانی، ترجمہ میر محمد جی و احمد حسن، پشاور یونیورسٹی، پاکستان، ۱۹۶۴ء، طبع اول، صفحات ۴۷۹

امام راغب کی المفردات اپنے موضوع پر لاثانی کتاب ہے۔ اس کتاب کی اہمیت یوں دو چند ہو جاتی ہے کہ جن علماء متقدمین نے لغات قرآن کے موضوع پر قلم اٹھایا ان میں صرف امام راغب کی مذکورہ کتاب ہی ہم تک پہنچی ہے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ امام بیضاوی جیسے عالم بھی اس سے استفادہ کرتے تھے۔

مترجمین نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ ''مفردات جیسی کتاب کا اردو میں بہت پہلے ترجمہ ہو جانا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں اس سے بہتر جامع اور مستند کتاب شاید ہی مل سکے...... ہم نے کوشش کی ہے کہ کلمات اصل کے مطابق

رکھے جائیں البتہ کہیں عموم استفادہ کے لیے ماضی، مضارع اور مصدر کی وضاحت کردی گئی ہے اور بعض موقعوں پر جہاں آیات کی تکرار تھی کسی کسی آیت کو چھوڑ دیا گیا ہے اور خود فاضل مصنف نے بھی اس کتاب میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔

زبان کا بعینہ ترجمہ حقیقتاً ممکن نہیں تاہم کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ مصنف کی تحریر کے مطابق ہو اور ترجمہ کی صحت کا پوری طرح خیال رکھا گیا ہے۔''۳۵

اس کتاب میں الفاظ کو مادہ کے اعتبار سے نقل کر کے ان کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔ موقع و محل کی وضاحت کے لیے آیات قرآنی کے ساتھ ساتھ عربی اشعار سے جابجا استشہاد کیا گیا ہے۔ مزید برآں مترادف معانی کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

لغات الفرقان، قاری احمد، قرآنی محل، کراچی (ب ت)، صفحات ۵۹۱

یہ کتاب قرآن مجید کے آٹھ ہزار سے زائد الفاظ کا جامع و مستند مجموعہ ہے جس میں آیات و پارہ کے حوالہ کے علاوہ تشریحات بھی موجود ہیں۔

غالباً یہ کتاب، ناشر محمد سعید کی خواہش پر مرتب کی گئی تھی۔ انھوں نے اپنے مقدمہ میں اپنی اس دیرینہ تمنا کا اظہار کیا ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایسا لغت ہونا چاہیے جو اپنی صحت، سند، جامعیت اور ضخامت کے لحاظ سے اتنا مکمل ہو کہ قرآن فہمی سے انس رکھنے والے حضرات تمام لغاتوں سے بے نیاز ہو سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اپنی دلی آرزو کی تکمیل اپنی آنکھوں سے آپ کے ہاتھوں دیکھ رہا ہوں۔ ۳۶

مرتب کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے: ''...... بلا شبہ وہ میری امیدوں سے کہیں زیادہ جامع، مفصل اور بے انتہا خوبیوں کا حامل ہے...... مجھے امید ہے کہ دور حاضر میں یہ کتاب قرآن کریم کے معانی و مطالب سے واقف ہونے والوں کے لیے بے انتہا مفید ثابت ہوگی''۔ ۳۷

مرتب نے اصل موضوع - لغات قرآنی - سے قبل قرآن کا قدرے تفصیلی تعارف ''تعارف قرآن'' کے نام سے کرایا ہے جس میں قرآن سے متعلق تقریباً تمام اہم

پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ۳۸؎ اسی تعارف کے آخر میں کتاب کے منہج کی وضاحت ''چند خصوصیات'' کے تحت کی ہے جس میں تقریبا وہی سبھی باتیں درج ہیں جو دیگر کتب لغات قرآنی میں موجود ہیں۔ ۳۹؎

مرتب نے وجہ تالیف یہ بیان کی ہے کہ اس موضوع پر بہت جامع کام نہیں ہوا تھا جس سے طالب علم کی پیاس بجھ سکے لہٰذا ایک جامع کام کی ضرورت کے پیش نظر اسے مرتب کیا گیا ہے۔ ۴۰؎

کتاب کے مصادر میں شاہ ولی اللہ، شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین، ڈپٹی نذیر احمد، محمود الحسن، اشرف علی تھانوی، احمد علی لاہوری، فتح محمد جالندھری کے تراجم شامل ہیں۔
ان تراجم کے علاوہ تفاسیر میں تفسیر حقانی، تفسیر مواہب البرہان، تفسیر موضح القرآن، تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیان القرآن، تفسیر اجمال القرآن، تفسیر عزیزی، اور لغات میں مفتاح اللغات، مصباح اللغات، لغات القرآن، مفتاح القرآن اور عربی اردو ڈکشنری وغیرہ شامل ہیں۔

کتاب میں حسب ذیل امور کو سامنے رکھا گیا ہے:

☆ تمام الفاظ میں حروف ہجا کی ترتیب کو قائم رکھا گیا ہے۔
☆ ہر لفظ کے ساتھ پارہ اور رکوع کا حوالہ دیا گیا ہے تا کہ لفظ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔
☆ تقریبا آٹھ ہزار قرآنی الفاظ کی اس لغت میں صدہا آیات قلم بند کی گئی ہیں تا کہ لفظ کا محل استعمال بھی معلوم ہو سکے۔ نیز جس قدر آیات لکھی گئی وہ مختصر اور معانی کے اعتبار سے ہماری روز مرہ کی زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ لہٰذا لغت کے مطالعہ کے ساتھ پڑھنے والے یہ بھی جان سکیں گے کہ قرآن کریم میں اصول دین و دنیا کو کس طرح واضح کیا گیا ہے۔

بقول مرتب علماء، خطباء، مقررین، واعظین، مصنفین اور عام طور پر مذہبی، اخلاقی اور سیاسی زندگی سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ لغت صرف لغت ہی کا کام نہیں دے گا بلکہ قرآن کو سمجھنے اور اس کے علمی کمالات سے واقف ہونے کا بہت بڑا موقع

ہاتھ آسکے گا۔ یہی اس کتاب کی اہمیت وافادیت ہے۔

لغات القرآن، شہید الدین، اصح المطابع کراچی۔ب ت، صفحات ۳۷۰

اس کتاب میں تمام لغات قرآن بترتیب حروف تہجی مع معانی اردو جمع کردیے گئے ہیں۔ کتاب براہ راست شروع ہو جاتی ہے چناں چہ اس میں مرتب کا مقدمہ موجود نہیں ہے۔ کتاب کی ورق گردانی سے حسب ذیل امور سامنے آتے ہیں:

☆ الفاظ کہاں اور کس پارہ میں ہیں اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

☆ الفاظ کے واحد/جمع ذکر کیے گئے ہیں۔

☆ کسی فعل کے وارد ہونے والے تمام صیغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆ مفرد لفظ کے معنی بتانے کے ساتھ اس کی صفت/موصوف کا ذکر کر کے اس کے معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً دافق کے معنی بیان کرنے کے بعد ''ماء دافق '' کے معنی نقل کیے گئے ہیں۔

☆ کبھی کبھی الفاظ کے مذکر ہونے کی صورت میں اس کی مونث ذکر کرتے ہیں اور کبھی اس کے برعکس۔

☆ بغیر فصل قائم کیے ایک حرف کے تحت آنے والے تمام حروف کو یکجا کردیا ہے۔ مثلاً ''ر'' کے تحت تمام وہ الفاظ جمع کردیے گئے ہیں جو ''ر'' سے شروع ہوتے ہیں۔ انھیں فصلوں یعنی ر-الف، ر-ب وغیرہ میں تقسیم نہیں کیا ہے۔

قرآن مجید کا عربی اردو لغت، ڈاکٹر محمد میاں صدیقی، مرکزی مکتبۂ اسلامی، دہلی، نومبر ۱۹۹۶ء (طبع اول بھارت میں)، صفحات ٦٦٠

مرتب نے اس کتاب کی وجہ تالیف ان الفاظ میں بیان کی ہے: ''زیر نظر کتاب کی ترتیب وتالیف میں ہمارے پیش نظر بطور خاص کالجوں اور یونیورسٹیوں کے وہ طلبہ اور معلمین ہیں جو عربی زبان کا وسیع مطالعہ نہیں رکھتے۔ نیز وہ مؤلفین و مصنفین جو اسلامی موضوعات پر تصنیف وتالیف میں مشغول ہیں...... حتی الامکان اس بات کی کوشش کی گئی

ہے کہ کسی بھی علمی سطح کا آدمی اس سے استفادے میں دشواری محسوس نہ کرے''۔[۱۴۱]

اس کتاب کی ترتیب وتالیف حسب ذیل منہج پر کی گئی ہے:

☆ مادہ کے بجائے الفاظ کو ان کی اپنی ہی صورت میں لغت تصور کر کے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے جیسے اسقیتکم (ہم نے تم کو پلایا) کو ایک لفظ قرار دیتے ہوئے اس لفظ کو الف۔سین میں شمار کیا گیا ہے حالاں کہ اس کا مادہ سقی ہے۔

☆ امکانی حد تک اس بات کی کوشش کی گئی ہے قرآن حکیم میں موجود کوئی لفظ چھوٹنے نہ پائے۔

☆ اس لغت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں رسم قرآن کی پیروی کی گئی ہے مثلاً الف کی جگہ کھڑا زبر استعمال کیا گیا ہے جیسے الکتٰب۔

☆ مستند اور بلند پایہ مفسرین کے حوالہ سے معانی نقل کیے گئے ہیں جو بالعموم متفقہ بھی ہیں۔کسی لفظ کے شاذ اور اختلافی معنی اختیار نہیں کیے گئے ہیں۔

☆ موقع ومحل کے اعتبار سے بعض الفاظ کے معانی بدل جاتے ہیں لہٰذا ان الفاظ کو مکرر لکھا گیا ہے اور موقع کے اعتبار سے ان کے معانی نقل کیے گئے ہیں۔

☆ جو لفظ قرآن حکیم میں جس طرح آیا ہے اسی طرح درج کر کے پہلے اس کے وہ معنی لکھے گئے ہیں جو قرآن حکیم میں مراد ہیں پھر لفظ کی نحوی تشریح کی ہے تاکہ صیغہ معلوم ہو سکے۔ہر مشتق کا مصدر لکھ دیا گیا ہے اس طرح اس لفظ کے مادہ کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے کہ کوئی مزید تفصیلات جاننا چاہتا ہے تو آسانی کے ساتھ لغات کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

☆ لفظ اگر ضمیر کی طرف مضاف ہے تو اس کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے مثلاً أیمانکم ۔اس میں أیمان، یمین کی جمع ہے بمعنی قسم، کم ضمیر جمع مخاطب ہے یعنی تمہاری قسمیں۔

☆ اسم ہونے کی صورت میں واحد کی جمع اور جمع کا واحد مذکور ہے۔

☆ جو الفاظ قرآن میں ایک سے زائد مقام پر یا کثرت سے استعمال ہوئے ہیں، ان کا ہر جگہ ذکر کرنے کے بجائے صرف ایک جگہ ذکر کیا گیا اور اس کے دو ابتدائی حوالے درج کیے

گئے ہیں کہ تمام الفاظ کا حوالہ دینا مشکل بھی تھا مزید اس سے صفحات کی تعداد بھی بڑھ جاتی۔

☆ لغات القرآن کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں عام طور سے لفظ کے بعد پارہ اور رکوع کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں پہلی مرتبہ ہر لفظ کا حوالہ سورت اور آیت نمبر کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ پہلے سورت نمبر پھر آیت نمبر کو درج کیا گیا ہے۔

☆ ہر لفظ پر مکمل اعراب لگایا گیا ہے کہ زیر و زبر و پیش کے فرق سے معنی یکسر تبدیل ہو جاتے ہیں۔

یہ کتاب لغات القرآن کے موضوع پر لکھی جانے والی ایک اہم کتاب ہے جس سے آسانی سے ہر شخص استفادہ کر سکتا ہے اور قرآن کے معانی و مطالب کو بسہولت سمجھ سکتا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب بھی عمدہ ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس موضوع پر لکھی جانے والی اہم کتب ان کے پیش نظر تھیں لہٰذا انھوں نے ان کتب کی ترتیب اور خوبیوں و خامیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا نہج و لائحہ عمل تیار کیا تھا۔

اس لغت کے مآخذ میں اقرب الموارد از سعید الخوری، تاج العروس از زبیدی لسان العرب از ابن منظور، قاموس القرآن از قاضی زین العابدین، لسان القرآن از محمد حنیف ندوی، لغات القرآن از عبد الرشید نعمانی، لغات القرآن از عبد الکریم پاریکھ، المرشد الی آیات القرآن از محمد فارس برکات، معجم الفاظ القرآن الکریم، ناشر مجمع اللغۃ العربیۃ، مصر، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم از فواد عبد الباقی، مفردات القرآن از راغب اصفہانی (اردو ترجمہ) اور نجوم الفرقان از فقیر اللہ شامل ہیں۔

لسان القرآن، از محمد حنیف ندوی و اسحاق بھٹی، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۸ء۔

اس لغت کو لغات القرآن کی طویل کتب کی فہرست میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کی صرف تین جلدیں ہمارے سامنے ہیں جن کے صفحات کی مجموعی تعداد ۱۱۴۵ ہے جب کہ ان تینوں جلدوں میں صرف حرف ز تک کے الفاظ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تیسری جلد کا آخری اندراج ''زی ن'' ہے جس کے تحت الزینۃ اور اس کے مشتقات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

لسان القرآن کی ابتدائی دو جلدیں مولانا محمد حنیف ندوی کے قلم کی مرہون منت ہیں اور تیسری جلد مولانا محمد اسحاق بھٹی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جو انھوں نے مولانا ندوی کی وفات کے بعد تیار کی تھی۔ باقی ماندہ جلدیں غالباً چھپ چکی ہوں گی لیکن اس کے متعلق ہمارے پاس کوئی حتمی اطلاع نہیں ہے۔

مولانا محمد حنیف ندوی علیہ الرحمہ کے سامنے چوں کہ ''قرآن حکیم کا توضیحی لغت'' تیار کرنے کا منصوبہ تھا لہٰذا انھوں نے ہر لفظ کے معنی کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی دونوں جلدوں میں صرف الف تا د سے شروع ہونے والے الفاظ کا احاطہ کیا جا سکا ہے جب کہ دونوں جلدوں کے مجموعی صفحات کی تعداد ۷۹۳ ہے۔ تیسری جلد حرف ذ تا ز پر مشتمل ہے اور صفحات کی تعداد ۳۴۲ ہے۔ مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں طویل مقدمہ لکھا ہے جس میں قرآن کی اہمیت کا بھرپور انداز میں جائزہ لیا ہے۔

مرتب نے اس لغت میں حسب ذیل امور کا خیال رکھا ہے:

☆ زیر بحث لفظ کے بارے میں قرآن وسنت کی تصریحات پر نظر ڈالنے کے بعد اقوال صحابہ وتابعین سے اس لفظ کے کیا معنی ومفہوم منقول ہے، اسے درج کیا جائے۔

☆ زیر بحث لفظ کے بارے میں مآخذ سے معلومات دستیاب نہ ہونے کی صورت میں سیاق وسباق سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے اور اسی کے پیش نظر ان کے معانی لکھے گئے ہیں۔

☆ زیر غور تشریح کے ضمن میں مستند تفاسیر، کتب حدیث اور امہات لغت سے خاصی مدد لی گئی ہے جن میں تاج العروس، لسان العرب، مقاییس اللغۃ، اساس البلاغۃ اور مفردات امام راغب سرفہرست ہیں۔

☆ کتب لغت وادب سے استفادے کا طریقہ مصنف نے یہ اختیار کیا ہے کہ پہلے ہر لفظ کے مادے کا ذکر کیا جائے پھر اس کے مشتقات اور طریق استعمالات یا محاورات بیان کیے جائیں اور اس کے بعد متعین اور راجح معنی کی طرف توجہ دلائی جائے۔[۴۲]

☆ اس لغت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں ان جدید علمی تصورات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جو اس دور میں پڑھے لکھے طبقہ میں رائج ومقبول ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس

بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ ان میں سے کون صحیح ہیں اور کون غلط۔ ۴۳

کتاب کی اہمیت اور ضرورت کو مرتب نے ان الفاظ میں اجاگر کیا ہے۔ ''یہ کتاب بنیادی طور پر فہم قرآن کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، اسے گو ہم نے لغت کے انداز پر ترتیب دیا ہے تاہم یہ صرف لغت یا ڈکشنری نہیں بلکہ بیک وقت یہ لغت، تفسیر، ادب اور قدیم وجدید معلومات کا ایک مستند مجموعہ بھی ہے۔ ہم نے اس کی تدوین میں دو چیزیں خصوصیت سے مدنظر رکھی ہیں، ایک یہ کہ قاری عربی زبان کی وسعتوں اور معجزہ طرازیوں سے بخوبی واقف ہو سکے۔ دوسرے یہ کہ قاری کے دل پر قرآن حکیم کی عظمت کا نقش اپنی تمام تر دلآویزیوں کے ساتھ اچھی طرح مرتسم ہو سکے''۔ ۴۴

مولانا محمد اسحاق بھٹی نے تیسری جلد کی ابتداء میں مولانا مرحوم کے کام کی قدر و قیمت کو ان الفاظ میں واضح کیا ہے: ''لسان القرآن کے نام سے مولانا نے حروف تہجی کی ترتیب سے قرآن مجید کا توضیحی لغت لکھنا شروع کیا تھا۔ ''توضیحی'' کا مطلب یہ ہے کہ اس میں قرآن کے وضاحت طلب الفاظ سے متعلق تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو بڑی جاندار اور علمی بحث ہے لیکن افسوس ہے کہ مولانا یہ کتاب مکمل نہ فرما سکے۔ الف سے لے کر دال تک ان کے تحریر فرمودہ صرف آٹھ حروف دو جلدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہیں''۔ ۴۵

یہ لغت زبان و بیان کے اعتبار سے سب سے منفرد نظر آتی ہے کہ اس میں ہر لفظ کی تشریح و توضیح تفصیل سے اور عمدہ انداز میں بیان کی گئی ہے۔

قاموس الفاظ و اصطلاحاتِ قرآن، افادات مولانا امین احسن اصلاحی، ترتیب و تحقیق: اورنگ زیب اعظمی، اسلامک بک سینٹر، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، صفحات ۴۹۹

کتب لغات قرآنی میں یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے کہ اسے کسی کتابِ تفسیر کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے۔ بیسویں صدی میں لکھی جانے والی اہم ترین تفاسیر میں مولانا امین احسن اصلاحی علیہ الرحمہ کی'' تدبر قرآن'' بھی شامل ہے۔ فاضل مرتب نے اس کی اہمیت کے پیش نظر ہی اس میں شامل الفاظ و اصطلاحاتِ

قرآن کے معانی پر مشتمل یہ گلدستہ مرتب کیا ہے۔

لغات قرآنی کے میدان میں مکتب فراہی کی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے مرتب نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے: ''قرآن کے الفاظ وکلمات کے تعلق سے بھی اس (مکتب فراہی) نے پوری ایمانداری اور جانکاری کا ثبوت دیا ہے اور کہیں کہیں اپنی ایک الگ راہ نکالی ہے۔اس فن کو قرآن فہمی کا اولین زینہ قرار دیا ہے''۔ ۴۶؎

لغات قرآنی کے ضمن میں لکھی جانے والی کتب کو انتہائی ہلکی اور تجارتی انداز کی قرار دیتے ہوئے ۴۷؎ اس کتاب کو ترتیب دینے کی وجہ یوں بیان کی ہے: ''تفسیر قرآن کے دوران مولانا اصلاحی نے اپنے استاد کی تشریح سے مدد لے کر قرآن کے مفرد الفاظ اور اہم اصطلاحات کی ایک دلکش اور مختصر تشریح پیش کی ہے جو اس لائق تھی کہ اسے الگ سے جمع کر دیا جائے کہ ہو نہ ہو کوئی اٹھے اور اس پر مستقل کام کرے''۔ ۴۸؎

مرتب نے مقدمہ میں مولانا امین احسن اصلاحی علیہ الرحمہ کے اصول وضوابط و مآخذ بیان کرنے کے بجائے مولانا فراہی علیہ الرحمہ کے اصول وضوابط اور مصادر و مآخذ کا ذکر کیا ہے کہ ''انھوں نے اردو خواں طبقہ کی رعایت کرتے ہوئے استاد کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے''۴۹؎۔لیکن ان مصادر کا مکمل ذکر کرنے کے بجائے صرف عمومی طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے، مثلاً کسی کتابِ لغت کا نام لیے بغیر''لغات کی کتابیں'' کا ذکر مصادر میں کیا گیا ہے۔کتبِ لغات کے علاوہ مصادر میں قرآن،کلامِ عرب،اثبت الوجوہ لغۃ،عبرانی اور عربی کی دیگر اخوات کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی ترتیب میں حسب ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

☆ مصنف کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔

☆ نامکمل حوالہ جات کی تکمیل کرتے ہوئے حسب ضرورت مزید حوالے دیے گئے ہیں۔

☆ کتاب کو طلبہ کی سہولت کے لیے باعتبار مادہ مرتب کیا گیا ہے۔

☆ مزید اطمینان کے لیے اصل کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

☆ اضافے بین القوسین نقل کیے گئے ہیں۔

☆ بعض ضروری و مفید تشریحات کو باقی رکھتے ہوئے بعض غیر ضروری تشریحات کو حذف کر دیا گیا ہے۔

☆ متعلق تحریروں کو حاشیہ پر جگہ دی گئی ہے۔

مرتب کے بیان کردہ طریقۂ کار کے اعتبار سے جب ہم کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل امور سامنے آتے ہیں:

☆ مصنف کا تعارف مرتب کے بجائے نازش احتشام اعظمی کا لکھا ہوا ہے۔

☆ اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ مذکورہ لفظ کا مادہ کیا ہے جس کی وجہ سے یہ اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ کب اور کہاں سے کس مادہ کے کلمات بیان کیے جا رہے ہیں بلکہ بعض مقامات پر کچھ غیر مانوس سا محسوس ہوتا ہے مثلاً 'اکل' کے بعد 'ایلاف' اور 'المؤلفة (قلوبھم)' اور 'رضوان' کے بعد 'مراغم' کے معانی نقل کیے گئے ہیں اور اس سے قبل ان الفاظ کے مادہ 'ا ل ف/ر غ م' کو بیان نہیں کیا گیا ہے لہذا اگر باعتبار مادہ مرتب کرنے کی بات قاری کے ذہن سے نکل جائے تو ان الفاظ کا اندراج بلحاظ ترتیب غلط معلوم ہوتا ہے۔

مادہ کے بجائے اگر اسے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا کہ طلبہ کے ساتھ ساتھ عام قاری کے لیے اس سے فائدہ اٹھا لینا آسان ہو جاتا اور بعض جگہوں پر محسوس ہونے والی غیر مانوسیت کا بھی ازالہ ہو جاتا۔

بعض الفاظ مثلاً 'الیاسین' اور 'مھیمن' کو مادہ الف سے شروع ہونے والے الفاظ کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے لیکن وہاں ان کے معانی نقل کرنے کے بجائے لکھا گیا ہے دیکھیں: الیاسین، مھیمن۔

ان جیسے اندراجات کے لیے یہ طریقۂ کار واضح نہیں ہے کہ جس جگہ اس اندراج کو نقل کرنا مقصود ہوتا ہے ترتیب کے لحاظ اس کا ذکر کیا جاتا ہے نہ کہ بعینہٖ اسی کلمہ کا، لہذا 'الیاسین' کے آگے 'ال یاسین' لکھنا زیادہ بہتر ہوتا، جس کے تحت اس کا اندراج کیا گیا ہے۔

مھیمن کو مادہ الف کے بجائے مادہ ہاء میں ذکر کرنا زیادہ مناسب تھا کہ اس کی

اصل 'ما امن' کے باوجود لغت میں اس کا اندراج مادہ 'ہاء' کے تحت ہی ملتا ہے۔ مادہ الف میں اس کا اندراج کسی قدر التباس پیدا کرتا ہے۔

عام طور سے ایک مادہ کے تحت ایک یا دو ہی اندراج ہیں، کہیں کہیں کچھ زیادہ بھی ہیں تاہم ان جیسے بعض مقامات پر ان الفاظ کے مابین ترتیب باقی نہیں رکھی گئی مثلاً 'ام القری' کے بعد 'امت، امّ، اُمّی، ام الکتاب' کا بالترتیب ذکر ہے۔ 'طیبات' کے بعد تین دوسرے مادہ کے الفاظ بیان کیے گئے ہیں اس کے بعد 'طیبة' کا اندراج ہے۔ معاً بعد 'طائر' کا اندراج ہے جو اپنی جگہ پر صحیح ہے لیکن اس کے بعد دوبارہ 'طیب' اور 'طیبة' کا اندراج ہے اور لکھا گیا ہے دیکھیں: الکلم الطیب، شجرة طیبة وکلمة طیبة اور اُن کے معاً بعد پھر 'تطیر' کا اندراج ہے۔ اسی طرح مھیمن کا اندراج ھیم کے بعد دوبارہ کیا گیا ہے۔

بعض الفاظ مادہ کے بجائے حروف تہجی کے اعتبار سے نقل ہو گئے ہیں مثلاً 'ضاحكة' کا اندراج 'ضحک' کے بجائے 'ضامر' کے بعد کیا گیا ہے۔

عام طور سے الفاظ قرآنی کو ہی مادہ قرار دے کر اس کا اندراج کیا گیا ہے تاہم بعض مقامات پر مادہ کا ذکر کر کے اس سے مشتق قرآنی لفظ کے معانی بیان کیے گئے ہیں جیسے 'سبغ' کے تحت 'سٰبغٰت'، 'سبح' کے تحت 'سٰبحٰت' اور 'عمل' کے تحت 'والعاملین علیھا'۔

☆ ہر کلمہ کی تشریح کے بعد تدبر قرآن کی جلد اور صفحہ کا حوالہ دیا گیا ہے، اگر ساتھ ہی ساتھ سورہ و آیت نمبر کا حوالہ بھی دے دیا جاتا تو زیادہ فائدہ مند اور مناسب ہوتا کہ قاری کے لیے مطلوبہ لفظ کا قرآن میں تلاش کرنا آسان ہوتا۔ مذکورہ صورت میں قاری کو پہلے تدبر قرآن کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ پھر یہ کہ الگ الگ ایڈیشن کے صفحات نمبر بھی بدل سکتے ہیں جس کی وجہ سے الفاظ کو تلاش کرنے میں کافی زحمت ہوگی۔

تدبر قرآن کا حوالہ دینے میں بھی بعض مقامات پر چوک ہوگئی ہے، مثلاً 'زید' کی تشریح کے بعد حوالہ ۶ / ۲۷-۲۹ کا دیا گیا ہے جو غلط ہے۔ 'اسباب' کے معنی بیان کرنے کے بعد صرف ۴۰۴ لکھا ہے، جلد نمبر مذکور نہیں ہے۔ اسی طرح ایک لفظ 'صغو' کی

تشریح کے بعد حوالہ ۸/۲۶۴-۲۶۶ کا دیا گیا ہے جو دراصل ۲۶۴-۲۶۶ ہے۔ بعض الفاظ کے حوالے ہی نہیں دیے گئے ہیں جیسے 'ضاحکۃ' کے بعد حوالہ مذکور نہیں ہے۔

☆ غالباً تمام الفاظ کا استیعاب نہیں کیا گیا ہے مثلاً تدبر قرآن ۹/۱۴۳ پر موجود لفظ 'قصر' کے معنٰی نہیں بیان کیے گئے ہیں۔

☆ مرتب نے بعض جگہ تشریح کو باقی رکھنے اور بعض جگہ انھیں حذف کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس حوالہ سے جب کچھ اندراجات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے بعض جگہ ضروری تشریح کو حذف کر دیا ہے مثلاً 'تساء ل' کے معنٰی کتاب میں یوں مذکور ہیں: ''...... اور استہزاء کے لیے بھی''، جب کہ مولانا مرحوم نے تفسیر میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہاں یہ لفظ استہزاء کے مفہوم ہی میں ہے۔

بعض مقامات پر موجود تشریحات غیر ضروری معلوم ہوتی ہے مثلاً 'شراب' کے معنٰی نقل کیے ہیں: ''شراب سے مراد مشروبات ہیں۔ وہ اس میں تختوں پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ...... الخ''۔ اس میں مذکور کیفیت کا بظاہر لفظ شراب سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔

☆ مرتب کا یہ کہنا کہ ''اردو میں تحریر کی ہوئی کتابوں کو دیکھتے ہوئے جو انتہائی ہلکی اور تجارتی انداز کی ہیں...... الخ'' زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ ظاہر ہے عبد الرشید نعمانی کی مکمل لغات القرآن، قاضی زین العابدین کی قاموس القرآن، غلام احمد پرویز کی لغات القرآن اور حنیف ندوی و اسحاق بھٹی کی لسان القرآن جیسی کتب لغات قرآن کو اس زمرے میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب کی ورق گردانی سے حسب ذیل خصوصیات سامنے آتی ہیں:

☆ موقع محل کے اعتبار سے الفاظِ قرآنی کے معانی و مفہوم کو اختصار و تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، لہٰذا بعض الفاظ کی تشریح ایک جملہ/ ایک سطر، کچھ جملے/ کچھ سطر پر مشتمل ہے تو بعض کلمات کی تشریح صفحہ، دو صفحہ یا صفحات پر مشتمل ہے۔ تفصیلی تشریح والے کلمات میں 'آلم، صغو، کتاب، کوثر، صبر' وغیرہ شامل ہیں۔

☆ چونکہ مولانا اصلاحی کے پیشِ نظر کتاب لغت کی تالیف نہیں تھی لہذا بعض الفاظ کے معانی بعض مقامات پر اختصار یا تفصیل کے ساتھ موقع ومحل کے اقتضاء کے پیشِ نظر بیان کیے گئے ہیں حالانکہ دونوں کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے جیسے 'آیات بینات' اور 'انعام'۔

☆ مرکب الفاظ کے معانی ایک ساتھ بیان کیے گئے ہیں جیسے 'ایات محکمات، اصحاب الایکۃ، بحر لجّی، تصریف ریاح' وغیرہ۔

☆ کہیں کہیں مفرد اور مرکب لفظ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جیسے 'بیّنۃ' کا اندراج الگ ہے، اسے 'ایات بینات' کے ساتھ نقل نہیں کیا گیا ہے۔

☆ بسا اوقات تعلیل صرفی کا ذکر کرتے ہیں مثلاً تتری کے ضمن میں لکھتے ہیں: تتری کی اصل 'وتری' ہے۔ عربی کے معروف قاعدے کے مطابق 'و' 'ت' سے بدل گئی ہے۔ مزمل دراصل متزمل ہے عربیت کے قاعدے کے مطابق ت حرف ز میں مدغم ہوگئی۔ اس طرح کا تصرف لفظ مدثر میں بھی ہوا ہے۔

اسی طرح بعض الفاظ کے متعلق نحوی مباحث کا بھی ذکر کرتے ہیں مثلاً محل کے متعلق لکھتے ہیں: محل جیسا کہ صاحب لسان العرب نے تصریح کی ہے کہ حل یحل سے ظرف ہے اور وقت اور جگہ دونوں کے مفہوم پر مشتمل ہے۔

☆ کبھی کبھی لفظ کا مادہ وباب بھی بیان کرتے ہیں مثلا ایلاء کے تحت لکھتے ہیں: ألا یألو سے باب افعال ہے۔

☆ اردو معانی کے ساتھ ساتھ بعض الفاظ کی وضاحت عربی میں بھی کرتے ہیں مثلاً ایلاف کے تحت لکھتے ہیں: الف المکان والفه ایلافا کے معنی ہوں گے تعوده واستانس به۔

☆ بسا اوقات اصل معنی بیان نہ کرکے مرادی معنی بیان کرتے ہیں مثلاً مال وبنین (جس کے معنی مال واولاد کے ہیں) کے متعلق لکھتے ہیں: مال وبنین دنیاوی رفاہت کی ایک جامع تعبیر ہے۔

☆ بعض الفاظ کی اصل کا ذکر کرتے ہیں مثلاً سجّیل سے متعلق لکھتے ہیں: کہ یہ دو

فارسی لفظوں سنگ (پتھر) اور گل (مٹی) سے معرب ہے۔ رجز اور رجس کے متعلق لکھتے ہیں: دونوں ایک ہی لفظ کی دو شکلیں ہیں۔ ان کا اصل مفہوم اضطراب وارتعاش ہے۔

☆ متعدد مقامات پر بعض الفاظ کے ترجمہ وتفسیر کے ضمن میں مترجمین/مفسرین پر تنقید کرتے ہیں اور اپنے نزدیک جو زیادہ صحیح معنی ہوتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

نتیجۂ بحث

لغات قرآنی پر مذکورہ کتب کی ورق گردانی کے بعد راقم اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ انھیں کئی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلی تقسیم طویل ومختصر ہونے کے اعتبار سے ہوسکتی ہے۔ دوسری تقسیم طریقہ تالیف کے اعتبار سے کی جاسکتی ہے اس لحاظ سے انھیں حسب ذیل زمروں میں رکھا جاسکتا ہے:

۱۔ بترتیب حروف تہجی ۲۔ بترتیب مادہ ۳۔ بترتیب سور ۴۔ کتب تفسیر سے ماخوذ

عام طور سے لغات قرآنی پر مشتمل کتب کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس ترتیب کو اختیار کرنے والے مرتبین نے دو طریقہ کار اختیار کیا ہے۔

۱۔ ہر حرف کو باب قرار دیتے ہوئے انھیں مختلف فصول کے تحت جمع کیا گیا ہے مثلاً حرف الف کا عنوان قائم کرنے کے بعد ذیلی عناوین ا-ب، ا-د، ا-س وغیرہ کو بنایا گیا ہے۔ عام طور سے یہی طریقہ اکثر مرتبین نے اختیار کیا ہے۔

۲۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ باب وفصل کی تقسیم کے بغیر ہر حرف سے شروع ہونے والے الفاظ کو یکجا کردیا گیا ہے۔ جیسے مولانا شہید الدین کی لغات القرآن میں ایک حرف کے تحت آنے والے تمام الفاظ کو بغیر کسی تقسیم کے جمع کردیا گیا ہے۔

مادہ کے اعتبار سے ترتیب دی جانے والی کتب میں مرآۃ القرآن از حافظ عبدالحئ اور غلام احمد پرویز کی کتاب لغات القرآن اور قاموس الفاظ واصطلاحات قرآن از مولانا امین احسن اصلاحی، ترتیب: اورنگ زیب اعظمی شامل ہیں۔ اسی زمرہ میں امام راغب کی کتاب کے ترجمہ کو بھی رکھا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ کار عربی زبان کے اعتبار سے

زیادہ مناسب و بہتر ہے کیوں کہ اس طرح ایک مادہ کے تمام مشتقات ایک جگہ اکٹھا ہو جاتے ہیں لیکن اس طریقہ کار سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عربی زبان کے قواعد سے واقف ہوں۔

سورتوں کے اعتبار سے لغات قرآنی کو مرتب کرنے کا سہرا جناب مولانا عبدالکریم پاریکھ کے سر بندھتا ہے۔ انھوں نے مادہ اور حروف تہجی کے درمیان کی راہ نکالی کہ قاری کو الفاظ کے معانی دیکھنے کے لیے بار بار اوراق پلٹنا نہ پڑے۔ شاید اسی ترتیب جدید کا نتیجہ ہے کہ ان کی کتاب کو لغات قرآنی پر لکھی جانے والی کتب کے سرمایہ میں سب سے زیادہ قبول عام حاصل ہوا۔ اسی زمرے میں عبدالرحمٰن حنفی کی کتاب 'انوار القرآن' بھی شامل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسے بہت زیادہ مقبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ میرے خیال میں مذکورہ دونوں کتابوں کی ترتیب سب سے زیادہ مناسب اور آسان ہے۔

کتب تفسیر سے ماخوذ کتاب میں مولانا امین احسن اصلاحی کی کتاب کو بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے اور اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیگر کتب تفسیر سے ماخوذ و مستنبط لغات تیار کی جا سکتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، قاموس القرآن، یونین پریس، دہلی، ۱۹۵۴، ص ۳

۲۔ حاجی محمد بن عبداللہ: عجائب البیان فی لغات القرآن...... مطبع نامی لکھنؤ۔۱۹۳۰ء، ص ۴۰۰

۳۔ ایضاً، ص ۴۰۰

۴۔ ایضاً، ص ۴۰۰

۵۔ ایضاً، ص ۲

۶۔ ایضا، ص ۳

۷۔ عبدالرشید نعمانی، مکمل لغات القرآن، ندوۃ المصنفین، دہلی، ۱۹۴۳، ۶/۱

۸۔ ایضاً، ص ۱۲

۹۔ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی، قرآن مجید کا عربی اردو لغت، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، ۱۹۹۶، ص ۲

۱۰۔ جلد اول کے مقدمہ میں جہاں اسے چار جلدوں میں مکمل کرنے کی وضاحت کی گئی ہے وہیں حاشیہ پر لکھا گیا ہے کہ ''دوسری اور تیسری جلد شائع ہو چکی ہے اور چوتھی زیر ترتیب ہے۔ اس بیان اور دوسری و تیسری جلد کے سنہ اشاعت میں فرق کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۱

۱۲۔ ایضاً، تفصیل کے لیے دیکھیے مقدمہ مرتب، ص ۶-۱۱

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱

۱۴۔ قاموس القرآن (میرٹھی)، ص ۳-۴

۱۵۔ حافظ عبدالحیٔ کیلانی، مرآۃ القرآن فی لغۃ القرآن، پیش لفظ، ص ۱۰

۱۶۔ عبدالکریم پاریکھ، آسان لغات القرآن، ایجوکیشنل بک ڈپو، دہلی، ۱۹۹۶ء، ص ۶

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۷

۱۸۔ ایضاً، ص ۱۰

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۱

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۲

۲۱۔ ایضاً، ص ۱۲

۲۲۔ ایضاً، ص ۱۲

۲۳۔ ایضاً، ص ۱۵

۲۴۔ ایضاً، ص ۷-۱۱

۲۵۔ قاموس القرآن (میرٹھی)، ص ۳-۵

۲۶۔ ایضاً، ص ۷

۲۷۔ مرآۃ القرآن، ص ۳

۲۸۔ ایضاً، ص ۳

۲۹۔ غالباً غلطی سے علامہ سید سلیمان ندوی کی جگہ علامہ شبلی لکھ دیا گیا ہے۔

۳۰۔ مرآۃ القرآن، ص ۳

۳۱۔ ایضاً، ص۱۵ اور دیگر

۳۲۔ ایضاً، ص۳۷ اور دیگر

۳۳۔ عبدالرحمٰن حنفی، انوار القرآن، ادارۂ اشاعت قرآن وحدیث، جامع مسجد کوٹ مسجد فتح دین خان قصور، لاہور، ۱۹۵۶ء، ج۲، ص۱ (تعارف)

۳۴۔ ایضاً، ج۲، ص۱

۳۵۔ امام راغب اصفہانی، ترجمہ میر محمد جی واحمد حسن: المفردات فی غریب القرآن، پشاور یونیورسٹی، پاکستان، ۱۹۶۴، ص۱-۲ (تمہید)

۳۶۔ قاری احمد، لغات القرآن، قرآن محل، کراچی (ب ت)، ص۳-۴ (مقدمۂ ناشر)

۳۷۔ ایضاً، ص۴

۳۸۔ ایضاً، تفصیل کے لیے دیکھیے ص۳-۵

۳۹۔ ایضاً، تفصیل کے لیے دیکھیے ص۳۰-۳۲

۴۰۔ ایضاً، ص۳۰

۴۱۔ قرآن مجید کا اردو لغت، ص۲-۳ (مقدمۂ مرتب)

۴۲۔ محمد حنیف ندوی، لسان القرآن، علم وعرفان پبلیشرز، لاہور، ۱۹۹۸، ۱/۳۲

۴۳۔ ایضاً، ۱/۳۱

۴۴۔ ایضاً، ۱/۲۹-۳۰

۴۵۔ ایضاً، ۳/۳ (حرفے چند)

۴۶۔ امین احسن اصلاحی، ترتیب اورنگ زیب اعظمی، قاموس الفاظ واصطلاحات قرآن، اسلامک بک سینٹر، نئی دہلی ۲۰۰۴ء، ص۵ (مقدمہ)

۴۷۔ ایضاً، ص۹ (مقدمہ)

۴۸۔ ایضاً، ص۶ (مقدمہ)

۴۹۔ ایضاً، ص۶ (مقدمہ)

☆